علیہ الرحمۃ
امام احمد رضا
اور
رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
مجاذیب
مفکر عصر
سید صابر حسین شاہ بخاری قادری
RA
رضا اکیڈمی لاہور

انتساب

بنام مجذوب زمانہ حضرت سید عبداللہ شاہ کاظمی
بھلرتوپی ثم کامروی علیہ الرحمۃ ۔ (م ۱۹۴۵ء)

سید صابر حسین شاہ بخاری

نشان منزل

وفی انفسکم افلاتبصرون

اللہ تعالیٰ کی صنعت گری اور نوع بہ نوع تخلیقات کا ظہور اس کی خصوصی حکمت پر مبنی ہے کیونکہ "فعل الحکیم لایخلوعن الحکمة" تو خالق عقل ودانش، صانع علم وحکمت کا ہر فعل بلاشبہ اپنے اندر ہزارہا حکمتیں لے ہوئے ہے خواہ کوئی اسے پا سکے یا نہ، وہی ہے جو ظاہری و باطنی صورتوں کی تخلیق بطن مادر میں ہی فرمادیتا ہے۔

هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُ کُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَاءُ

حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں!

دہد نطفہ را صورتے چوں پری
کہ کر دست برآب صورت گری
نہد لعل و فیروزہ در صلب سنگ
گل لعل در شاخ پیروزہ رنگ
ازاں قطرہ لولوئے لالہ کند
وزیں صورتے سرو بالا کند
بامرش وجود از عدم نقش بست
کہ داند جز او کردن از نیست ہست

(بوستان ص ۳)

مجذوب بھی اسی کی ایک عمدہ تخلیق ہے، وہ ابتدائے آفرینش سے ہی اس کے منتخب ہیں وہ عشق و مستی کی ان اعلیٰ منازل پر فائز ہوتے ہیں کہ عام انسان ان کی گرد راہ

تک بھی نہیں پہنچ پاتے ،ان کی حقیقت سے وہ نا آشنا ہوتے ہیں مجذوب کی ظاہری حالت مستی و مدہوشی سے عبارت ہوتی ہے مگر باطن ان کا بحر مکاشفہ سے پر ہوتا ہے بارگاہ الٰہی میں ان کی قبولیت مسلّم ہے سیّد عالم، مخبر صادق نبی مکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ ان کے بال بکھرے ہوئے ، ہونٹ خشک ان کا لباس گرد وغبار سے اٹا ہوا لوگوں کی نگاہ میں ناپسندیدہ مگر خالق حقیقی کی بارگاہ میں ان کا مقام ناز کی حدیں طے کیے ہوئے ہے لو اقسم باللہ لابرہ! اگر وہ کسی بھی کام کے لیے ذات الٰہیہ پر قسم ڈال دیں کہ یہ کام ابھی ہو جانا چاہیے تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا فرما دیتا ہے۔

جن سادہ لوح بندوں کی قسمیں خدا پوری فرمائے انہیں نگاہ حقارت سے دیکھنا قطعاً اچھا نہیں۔

علامہ اقبال فرماتے ہیں!

خاکساران جہاں را بحقارت منگر
توچہ دانی کہ دریں گرد سوا رہا باشد
نہ دیکھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لیے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

وہ جذب و مستی کے عالم میں یہاں تک پہنچ چکے ہوتے ہیں کہ اپنا وجود بھی انہیں نظر نہیں آتا وہ فنائیت کی منزل طے کرتے ہوئے پکار اٹھتے ہیں یا اللہ!

جے میں تینوں باہر ڈھونڈاں، میرے اندر کون سمانا
جے میں تینوں اندر ڈھونڈاں پھیر مقید جانا
ہر وچ توں ایں ہر تھاں توں ایں تینوں ہر توں پاک پچھانا

میں بھی تو ایں توں بھی توں ایں پھر بلھا کون نمانا

حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں!

گر کسے وصف اوز من پرسد
بیدل از بے نشاں چہ گوید باز
عاشقان کشتگان معشوقند
بر نیاید زکشتگان آواز

مزید فرماتے ہیں!

اے مرغ سحر عشق زپروانہ بیاموز
کاں سوختہ راجاں شود و آواز نیامد
ایں مدعیان در طلبش بے خبر انند
کاں را کہ خبر شد خبرش باز نیامد
(گلستان ص ۸)

مجاذیب کے ظاہر احوال سے چشم پوشی کرتے ہوئے ان کے افعال و اعمال کو خالق خیر و شر کی حکمت محض پر تعبیر کرنا چاہیے ان کا وجود صاحبان علم و فکر اور ارباب مکاشفہ کے لیے نعمت سے کم نہیں ہے۔

امام احمد رضا اور مجاذیب" اپنی نوعیت کا واحد مقالہ ہے جو نہایت دلچسپی اور محبت سے پڑھا جائے گا جسے وقت کے زود نویس محقق محترم المقام مکرم جناب سیّد صابر حسین شاہ بخاری صاحب مدظلہ نے نہایت عرق ریزی کی غایت محنت اور انتہائی محبت سے مرتب فرمایا ہے شاہ صاحب اس تیزی اور برق رفتاری سے راہوار قلم کو چلا رہے ہیں کہ انسان اس سوچ میں محو ہو جاتا ہے کہ انہیں اپنی دیگر تمام مصروفیات اندرونی بیرونی سے عہدہ برآ ہونے کے ساتھ ساتھ مطالعہ کا کیسے وقت میسر آتا ہے جب راقم السطور نے اس تازہ

شاہکار کو ملاحظہ کرنے کا شرف حاصل کیا تو یوں محسوس ہوا شاہ صاحب پر جذب و مستی کا عالم طاری ہے اور اسی کیفیت میں لکھتے جا رہے ہیں جمالی و روحانی تصورات کو کلمات طیبات کی حسین صورت قرطاس ابیض پر سجائے جا رہے ہیں یوں بھی شریعت کے حدود و قیود ہوش و حواس سے متعلق ہے اکبر الہ آبادی اپنے رنگ میں شریعت و طریقت کے موضوع کو نظم کا لباس پہناتے ہوئے کہتے ہیں۔

شریعت میں ہے قیل وقال حبیب
طریقت میں محو حال حبیب
شریعت دل محفل مصطفیٰ
طریقت عروج دل مصطفیٰ

حقیقت میں مجذوب عشق کے آخری حدود کو جب چھوتا ہے تو بقول بوصیری علیہ الرحمتہ دریافت کرنے پر جذب و مستی کا یوں اظہار کرتا ہے۔

فَمَا لِعَیْنَیْکَ اِنْ قُلْتَ اکْفُفَا ھَمَتَا
وَمَا لِقَلْبِکَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ یَھِمِ

○

فکیف تنکرُ حُبًا بعد ما شھدتْ
بِہٖ عَلَیْکَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

○

بہرحال مجاذیب اللہ تعالیٰ کے وہ مخصوص بندے ہیں جنہیں دیگر مخلوق سے کوئی واسطہ و تعلق نہیں ہوتا وہ از خود نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں نہ پہنتے ہیں نہ نہاتے ہیں انہیں سردی گرمی نفع و نقصان کی خبر تک نہیں ہوتی اگر کسی نے کھلا دیا تو کھا پی لیا، پہنا دیا تو پہن لیا نہلا دیا تو نہا لیا، سردیوں میں بغیر کمبل چادر لیے سکون، گرمیوں میں لحاف اوڑ لیں تو

پرواہ نہیں۔

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے بھی ایک بار اس منزل کو طے فرمایا تھا "اللہ تعالیٰ سے وعدہ کر لیا تھا کہ جب تک تو نہیں کھلائے گا میں کھاؤں گا نہیں، چنانچہ فرماتے ہیں مجھ پر ایک مرحلہ ایسا آیا کہ میں بھوک سے نڈھال ہو چکا تھا کئی روز سے کھایا پیا نہیں تھا، میرے سامنے ایک صاحب کھانا کھا رہے تھے جب وہ اپنے منہ میں لقمہ ڈالتا تو میرا منہ خود بخود کھل جاتا مگر میں نے طلب کا منہ بند کر رکھا تھا آخر ایک وقت ایسے آیا کہ ایک صاحب کھانا لائے مجھے کہنے لگے کھایئے میں نے انکار کیا، اس نے میرے منہ میں لقمے ڈالنے شروع کر دیئے اب میرا وعدہ پورا ہو چکا تھا سو میں نے کھا لیا گو میری ذاتی خواہش پھر بھی نہیں تھی اس لیے کہ میری خوراک تو محبوب کا ذکر ہی تھی۔

وذکرک سیدی اکلی وشربی
ووجھک ان رأیت شفا دائی

رضا اکیڈمی دنیائے اسلام میں واحد ادارہ ہے جس نے اپنے قیام سے تا ایں دم لاکھوں کتابیں خوبصورت، عمدہ ترین اور اعلیٰ معیار میں شائع کر کے ایک نام پیدا کر لیا ہے یہ تمام تر کرم محبوب اکرم، قاسم نعیم الٰہیہ جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جن کی نگاہ رحمت سی بات بنی ہوئی ادارہ جناب سید صابر حسین شاہ بخاری صاحب کا شکر گزار ہے کہ ایسے عمدہ مقالات سے رضا اکیڈمی لاہور کی قلمی معاونت میں بڑے اخلاص کا مظاہرہ فرما رہے ہیں اور یہ بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم و مکرم جناب الحاج محمد مقبول احمد ضیائی قادری مدظلہ کو صحت و سلامتی سے ہمیشہ بہرہ مند فرمائے جن کی مساعی جمیلہ سے ادارہ کو اللہ تعالیٰ نے عروج و بلندی اور قبولیت کی نعمت سے نوازا آخر میں ان تمام معاونین کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے جن کی مالی امداد نے رضا اکیڈمی کو فعال ادارہ بنانے میں راستے ہموار کیے۔

فقط: محمد منشا تابش قصوری مرید کے

جذب کی دنیا

پروفیسر محمد سرور شفقت سابق ڈپٹی وائس پرنسپل کیڈٹ کالج حسن ابدال

سالک شریعت وطریقت کا جامع ہوتا ہے جب کہ مجذوب حالت جذب میں ہونے کی وجہ سے باہوش نہیں ہوتا اس لیے شریعت کا مکلّف نہیں لیکن سچے مجذوب کی پہچان یہ ہے کہ وہ کبھی شریعت مطہرہ کا مقابلہ نہیں کرے گا یعنی باوجود جذب کے شرعی احکام کو چیلنج نہیں کرے گا حضرت بوعلی شاہ قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی ہے کہ ''مجذوب کی پہچان ذُورد شریف سے ہوتی ہے اس کے سامنے دُرود پاک پڑھا جائے تو مئودب ہو جاتا ہے''۔ بعض لوگ پیدائشی مجذوب ہوتے ہیں اور بعض پر روحانی منازل طے کرتے ہوئے کسی مرحلہ پر جذب کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور کچھ نفوس قدسیہ غلبہ شوق اور وفورِ عشق سے زندگی کے آخری سالوں میں عالم استغراق میں چلے جاتے ہیں۔

حضرت شیخ محی الدّین ابن عربی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ''کہ ہر ولی کسی نہ کسی نبی کے نقش قدم پر ہوتا ہے'' جیسے حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سیّد عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

''میں بدر کامل نبی مکرم ﷺ کے قدم مبارک پر ہوں''

حضرت خواجہ معین الدّین چشتی اجمیری علیہ الرحمت فرماتے ہیں ''کہ جب رسول پاک ﷺ کا قدم مبارک آپ کے سر کا تاج ہے تو آپ (سیّدنا غوث الاعظم) کا قدم اقدس تمام دنیا کے سر کا تاج ہے''

حالت جذب والے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نقش قدم پر ہیں کیونکہ آپ کوہ

طور پر تجلیات الٰہی کی تاب نہ لا کر عالم جذب میں مست ہو گئے مجذوب کو جذب کی کیفیت اللہ تعالیٰ کے قرب کے ذریعے حاصل ہوتی ہے یعنی مجذوب وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف کھینچ لیا ہو یہ عطیہ الٰہی ہے۔

سالک لطائف روحانی کی بیداری سے درجہ بدرجہ ترقی کرتا ہے اس وجہ سے اس کے شعور کی سکت قائم رہتی ہے اور اس کا شعور مغلوب نہیں ہوتا۔

جب کہ مجذوب لطائف کی بیداری سے یکدم روحانیت کی بلند منزلوں میں مستغرق ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس کی شعوری صلاحیتیں مغلوب ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے وہ ہوش وخرد سے بے نیاز ہو کر دنیاوی دلچسپیوں سے لاتعلق ہو جاتا ہے۔

حضرات صالحین کی جماعت نے حجابات کے چار دائرے بیان فرمائے ہیں پہلا دائرہ ناسوت دوسرا دائرہ ملکوت تیسرا دائرہ جبروت اور چوتھا دائرہ لاہوت ہے ان میں سے تیسرا دائرہ جبروت انتہائی مشکل اور کٹھن ہے کہ بڑے بڑے طالبان معرفت عرفان بحر میں غوطہ زنی کرتے ہوئے جب اس دائرہ جبروت میں آتے ہیں تو گرداب میں پھنس کر رہ جاتے ہیں اور دائرہ لاہوت کی طرف سفر نہیں کر پاتے اور مجذوب بھی اسی دائرہ جبروت کی مشکل راہوں میں گم ہو کر رہ جاتے ہیں خوش بخت انسان وہ ہے جو مرشد کریم کی نظر کامل سے اس دائرہ جبروت کی بھی لا کر دے اور لاہوت کی وادیٔ مقدس میں اپنا قدم رکھے۔

(ع) کوئی ورلیاں موتی لے تریاں

تکوینی نظام میں اخیار، ابدال، ابرار، نجباء اوتاد، نقباء اور قطب پر مشتمل روحانی انتظامیہ باہوش نفوس قدسیہ کی جماعت ہوتی ہے جو سرِّ قدر کی معرفت اور فطرت کی مشیت کا ادراک رکھتی ہے یہ نفوس مشیتِ الٰہی کے مطابق عمل پیرا رہتے ہیں مجذوبوں

کے سپرد بھی حلقے ہوتے ہیں جنہیں اس نظام کے محتسب کہہ سکتے ہیں۔ ان کے چوکس اور ہوشیار رہنے سے حادثات سے بچاؤ رہتا ہے اور جرائم میں کمی۔

انہیں عموماً اپنے تئیں ظاہر کرنے کی اجازت نہیں ہوتی لیکن جہاں بہت ضروری ہوتو وہ اپنے آپ کو ظاہر بھی کر دیتے ہیں مثلاً کوئٹہ کے 1935ء کے ہولناک زلزلہ سے قبل بھی ایک مجذوب کوئٹہ کے بازاروں اور گلیوں میں یہ صدا لگاتا جارہا تھا۔

''لوگو! شہر چھوڑ دو زلزلہ آرہا ہے''

مجذوب کے شہر چھوڑتے ہی زلزلہ نے کوئٹہ میں تباہی مچادی۔

اپنے عہد کے مشہور مجذوب حضرت سید عبداللہ شاہ علیہ الرحمۃ (جن کے نام اس کتاب کا انتساب کیا گیا ہے اور جن کا مزار مبارک ٹیکسلا ہری پور روڈ براستہ فاروقیہ نزد احاطہ بس سٹاپ کامرہ مشرقی میں مرجع خلائق ہے) کے بھی کئی واقعات زبان زد عام ہیں 1947ء سے بہت پہلے ہی انہوں نے کہنا شروع کر دیا تھا کہ ''انگریز ملک چھوڑ جائیں گے''

حسن ابدال میں بھی اکثر و بیشتر ادوار میں کسی نہ کسی مجذوب کو دیکھا گیا ہے ماضی قریب میں ایک مجذوب جو'' دائرہ سائیں'' کے نام سے مشہور تھے اور ان کا اکثر قیام حسن ابدال اور اس کے مضافات میں ہوتا وہ سیف زبان تھے جو بات ان کی زبان سے نکلتی وہ ہو کر رہتی۔

اور اب وہ چند سالوں سے نظر نہیں آرہے حسن ابدال میں ایک اور مجذوب گذشتہ کئی سالوں سے سڑک کے کنارے کسی نہ کسی مقام پر بیٹھے دکھائی دیتے ہیں وہ خاموش رہتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو بہت تیزی کے ساتھ حرکت دیتے رہتے ہیں۔

اگر چہ دنیائے تصوف میں سالکوں کی اکثریت رہی ہے لیکن ان کے ساتھ ساتھ مجذوب بھی اپنے رنگ جلالی میں نمایاں رہے ایوب خان کے عہد میں حضرت لعل بادشاہ کوہ مری والوں کا بڑا شہرہ تھا اب سوراسی شریف تحصیل مری میں ان کا مزار جذب وکیف کا مظہر ہے۔

زیر نظر مقالہ ''امام احمد رضا اور مجاذیب'' میں محترم سید صابر حسین شاہ بخاری صاحب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمت کی زندگی کے ایک منفرد گوشے کو مستند حوالوں کے ساتھ سامنے لائے ہیں اس سے امام احمد رضا علیہ الرحمت کی مجاذیب سے محبت اور مجاذیب کی جانب سے اعلیٰ حضرت کے احترام کے تابناک پہلو سامنے آتے ہیں۔

محترم سید صابر حسین شاہ بخاری اس سے پہلے اعلیٰ حضرت کی علمی، تبلیغی، سیاسی اور روحانی خدمات کے حوالہ سے ایک درجن سے زیادہ کتابیں ترتیب دے چکے ہیں۔

ان میں اکثر شائع ہو چکی ہیں اور اہل سنت کے حلقوں میں ان کتابوں کو بڑی پذیرائی ملی ہے خاص طور ''قائداعظم کا مسلک'' تو علمی حلقوں سے بجا طور پر خراج تحسین حاصل کر چکی ہے قریباً پانچ سو صفحات پر مشتمل یہ تحقیقی کتاب قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے بہت سے روحانی پہلوؤں کو سامنے لاتی ہے۔

پیش نظر مقالہ میں فاضل مصنف نے عظیم اور معروف اولیاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں مجذوب کی جامع تعریف بیان کی ہے اور اعلیٰ حضرت کی آٹھ مشہور مجاذیب سے ملاقاتوں کا احوال قلمبند کیا ہے۔

قارئین اس مقالہ میں جذب و مستی میں ڈوبے ہوئے قلندرانہ شان کے حامل مجذوبوں کی زبان سے نکلے ''جملے'' پڑھیں گے تو انہیں ایک عجیب کیف و سرور محسوس ہوگا فاضل مرتب نے مقالہ کے آخر میں مآخذ و مراجع کا ذکر کر کے محققین کے لیے

آسانی پیدا کر دی ہے۔

اس مقالہ کو شائع کرنے کا اعزاز رضا اکیڈمی لاہور کے حصہ میں آیا ہے رضویات کے حوالہ سے اکیڈمی اب تک مختلف سینکڑوں موضوعات پر کتابیں شائع کر کے لاکھوں کی تعداد میں تقسیم کر چکی ہے۔

اللہ تعالی اپنے پیارے محبوب محمد مصطفی احمد مجتبی ﷺ کے طفیل فاضل مرتب، اکیڈمی کے منتظمین ومعاونین کی مساعی جمیلہ کو مقبول ومنظور فرمائے اور مزید توفیقات عالیہ سے نوازے۔

آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

پرنسپل

اسلامک انٹرنیشنل سکول — محمد سرور شفقت

کلمہ چوک دھمیال روڈ۔ راولپنڈی

۱۰ ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ

۷۸۶

قطعہ تاریخ (سال طباعت)

مناظر جذب حق (۲۰۰۴ء)

آ گہی افزا ہے صابر کا مقالہ بالیقیں — اس سے اک ترتیب دی جا سکتی ہے عمدہ کتاب

کائنات علم وعرفاں کے کئی عالی مقام — دیکھنے میں گرچہ تھے مجذوب تھے حکمت مآب

صاحبان فہم ودانش ظاہراً مدہوش ومست — باطناً بیدار تھے لیکن بظاہر محو خواب

دین وملت کے مجدد حضرت احمد رضا — اک جہاں ہے جن کے علم ومعرفت سے فیض یاب

بے خود وخود آشنا صاحب جنون وہوشیار — ان بزرگوں سے بھی رکھتے تھے روابط آں جناب

یہ ہے اک موضوع حیرت خیز بھی دلچسپ بھی — بہر تحقیق اس کا صابر نے کیا ہے انتخاب

میں نے یوں طارق کہی لطف سروش غیب سے

اس کی تاریخ طباعت ''شان ہوش وانجذاب''

۱۴۲۵ھ

نتیجہ فکر: محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجاذیب کی عظمت

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ مجاذیب اولیاء کرام کی ایک جماعت ہے جو احکام شرع کی مکلف نہیں ہوتی۔ ان سے قلم شریعت اٹھ جاتا ہے۔ ان کی تقلید نہیں کی جاسکتی لیکن ان کی عظمت و رفعت کو صوفیاء کرام نے تسلیم کیا ہے۔ اولیاء کرام کے تذکروں میں سالکین کے ساتھ ساتھ مجاذیب کا ذکر خیر بھی ملتا ہے۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے ''اخبار الاخیار'' میں مجذوبوں کے حالات پر ایک الگ باب لکھا ہے۔ مفتی غلام سرور لاہوری علیہ الرحمۃ نے ''خزینۃ الاصفیاء'' اور ''حدیقۃ الاولیاء'' میں مجذوبوں کے حالات قلم بند کیے ہیں۔ جناب محمد اسحاق بھٹی نے فقہائے پاک وہند جلد سوم مطبوعہ لاہور ۱۹۸۹ء کے صفحہ ۵۸ اور ۶۰ پر دو مجذوبوں کا ذکر کر کے انہیں خراج تحسین پیش کیا ہے۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی اپنی کتابوں ''ارواح ثلاثہ'' ''جمال الاولیاء'' اور ''امداد المشتاق'' وغیرہ میں مجاذیب کا ذکر خیر کیا ہے اور ان کی عظمت کو تسلیم کیا ہے۔ صوفیاء کرام اور علمائے کرام نے مجاذیب کی تعریف کچھ ان الفاظ میں کی ہے۔

مولانا غلام دستگیر نامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

''مجذوب صیغۂ مفعول ہے۔ مصدر جذب ہے۔ جس کے معنی ہیں کھینچنا اور لے جانا۔ صیغہ فاعل جاذب ہے بمعنی جذب کرنے والا، اپنی طرف کھینچنے والا لہٰذا مجذوب وہ ہے جو کسی کی طرف کھینچا گیا ہو اور اس کا اطلاق ''اللہ مست'' پر کیا جاتا ہے یعنی وہ

شخص جسے جاذب حقیقی (اللہ تعالیٰ) تکلفات دنیا سے بے نیاز کر کے اپنی طرف کا کرلے۔'' (۱)

اسی طرح مختلف لغات میں بھی مجذوب کے معنی کھینچا ہوا، محبت خداوندی میں مدہوش'' کے دیئے گئے ہیں۔ (۲)

ڈاکٹر فرید الدین قادری صاحب اپنے مقالہ ''ڈاکٹریٹ'' میں لکھتے ہیں:

''اولیاء اللہ کی اصطلاح میں ''مجذوب'' وہ شخص کہلاتا ہے جو بے اختیاری طور پر ایک ایسی حالت میں مبتلا ہو کہ اس پر شریعت کے قواعد وضوابط کا اطلاق نہ ہوتا ہو۔ اس کی یہ حالت اختیار سے باہر ہوتی ہے کیونکہ خود سے اس حال میں مبتلا ہونا صوفیاء کے نزدیک ناپسندیدہ ہے کیونکہ شان عبدیت اللہ کی بندگی میں ہے اور مجذوب پر ایک ایسی کیفیت طاری رہتی ہے کہ وہ مکلف نہیں کہلاتا بلکہ مجبور ومعذور کہلاتا ہے۔'' (۳)

خواجہ شاہ محمد عبدالصمد فریدی فخری چشتی علیہ الرحمۃ رقم طراز ہیں:

''مجذوب وہ ہے کہ جس پر جذبہ الٰہی ایسا طاری ہو کہ ایک آن میں اسے واصل بحق کردے اور تمام مقامات عروج بلا کسب ومجاہدہ اس کے طے ہو جائیں اور وہ مستغرق محوذات ہو جائے اور اس عالم سے بالکل بے خبر ہو جائے اور بحر عشق، دریائے توحید میں مست و بے خود ہو جائے۔ اس وجہ سے ان پر قانون شریعت نافذ نہیں ہوتا۔ ہمیشہ یہ حالت سکر میں رہتے ہیں اور مقام بقاء بعد الفناء میں نہیں آتے۔'' ملخصاً (۴)

مولانا شاہ خالد میاں فاخری یوں گویا ہیں:

''مجذوب وہ بندہ جس پر خالق و مالک کی نظر ہو جائے اور بغیر ریاضت ومجاہدہ کے مقامات ومدارج تک رسائی حاصل کرلے۔ اللہ تعالیٰ کی یاد میں پہنچا ہوا، یاد الٰہی میں مستغرق۔'' (۵)

''مقامات زواریہ'' کی یہ چند سطور ملاحظہ فرمائیے:

''ایک دفعہ مجذوبوں کے بارے میں پوچھا گیا تو حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ مجذوب اور دیوانے میں بظاہر کوئی فرق نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ لوگ تکوینی امور کیلئے مقرر ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی عقل سلب فرمالیتا ہے تاکہ وہ امور شرعیہ کے مکلف نہ رہیں اور تشریعی احکام کی بجائے صرف سپرد کردہ تکوینی امور میں مشغول رہیں کیونکہ وہی ان کی عبادت ہے۔'' (۶)

علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ الرحمۃ نے مجذوبوں کی عظمت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

''بخاری شریف کی ایک حدیث ہے جس کے مصداق مجذوب اولیاء ہیں۔ حضور سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ رُبَّ اشعث اغبر مدفوع باالابواب لوقسم علی اللہ لابرہٗ یعنی بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کے بال الجھے ہوئے اور گردوغبار میں اٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایسے خستہ حال ہوتے ہیں کہ اگر وہ لوگوں کے دروازوں پر جائیں تو لوگ حقارت سے انہیں دھکا دے کر نکال دیں لیکن خدا کے دربار میں ان کی محبوبیت کا یہ عالم ہے کہ اگر وہ کسی بات کی قسم کھالیں تو پروردگار عالم ضرور ضرور ان کی قسم پوری فرمادیتا ہے اور ان کی منہ سے جو بات نکلتی ہے وہ پوری ہوکر رہتی ہے۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

ان کا کہا ہوا کلام اگرچہ اللہ کے بندے کی زبان سے نکل رہا ہے مگر تم یہ سمجھو کہ وہ اللہ کا فرمان ہے جو ایک بندے کی زبان سے نکل رہا ہے گویا جو کچھ ان کی زبان سے نکل

جاتا ہے وہی تقدیر الٰہی ہوا کرتی ہے۔

حضرت مولائے روم انہی لوگوں کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ۔

بے ادب ہرگز باشی باملنگ
ہست او دریائے وحدت رانہنگ

خبردار! ہرگز مجذوبوں کے ساتھ کبھی بے ادبی مت کرنا یہ لوگ دریائے وحدت کے مگرمچھ ہیں جس طرح مگرمچھ دریا میں بے خوف وخطر پھرتا ہے اسی طرح یہ لوگ ہر خوف وغم سے بے نیاز ہوکر دنیا میں چلتے پھرتے رہتے ہیں۔

گرچہ ظاہر می شود از خاکسار
باطنش از نور معنی برشمار

اگرچہ ظاہر میں یہ لوگ خاک آلود میلے کچیلے ہوتے ہیں مگر ان کے باطن نور حقیقت سے مالامال سمجھو۔

قبل مردن خویش را فانی کند
در جہان دین سلطانی کند

یہ لوگ موتوا اقبل ان تموتوا پر عمل کرتے ہوئے موت سے پہلے ہی فانی ہو جاتے ہیں مگر دین کی دنیا میں یہ لوگ بادشاہی کرتے ہیں۔ (۷)

امام احمد رضا اور مجاذیب

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:
''سچے مجذوب کی یہ پہچان ہے کہ شریعت مطہرہ کا کبھی مقابلہ نہ کرے گا۔'' (۸)
ایک دوسرے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔

''ہاں وہ (مجاذیب) خود سلسلے میں ہوتے ہیں ان کا کوئی سلسلہ نہیں ان سے آگے پھر نہیں چلتا۔'' (۹)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ عالم اسلام کی ایک ایسی شہرۂ آفاق اور ہمہ گیر شخصیت ہے کہ ان کے علمی جلال کے سامنے ان کے معاصرین نے سر تسلیم خم کر دیا۔ علماء کرام اور صوفیائے عظام نے انہیں اپنا قائد بنا لیا اور شرعی فیصلوں میں ان کے فتاوی کو حرف آخر سمجھا۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اکابر اولیاء کرام کا نہایت ادب واحترام کرتے اور اولیاء کرام بھی ان پر اپنی نظر توجہ فرماتے اور شفقت ومحبت سے نوازتے تھے۔

اولیاء کرام سے محبت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کو ورثہ میں ملی تھی۔ جب بھی کسی بزرگ کا حال معلوم ہوتا تو آپ حصول دعا وبرکت کیلئے ان کی خدمت میں پہنچ جاتے تھے۔ حتیٰ کہ مجاذیب کی خدمت میں بھی چلے جاتے اور مجاذیب جو شرعاً مرفوع القلم

ہوتے ہیں آپ کی عظمت ورفعت کے سامنے جبین احترام خم کر دیا کرتے تھے۔ قطب الارشاد اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اور ان کے زمانہ کے چند مجاذیب کے آپس میں انسیت کے لازوال واقعات درج کیے جاتے ہیں۔ پڑھیے اور مجدد وقت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کی عظمت ورفعت کے سامنے اپنا سر نیاز جھکا دیجئے۔

جانتے تھے تجھے قطب وابدال سب تیرا کرتے تھے مجذوب وسالک ادب
تیری چوکھٹ پہ خم اہل دل کی جبین سیدی مرشدی شاہ احمد رضا

حضرت بشیر الدین مجذوب علیہ الرحمۃ

بریلی شریف میں حضرت میاں بشیر الدین مجذوب علیہ الرحمۃ کا شہرہ تھا، سارا شہر ان کا معتقد تھا۔ ہر وقت لوگوں کا جم غفیر رہتا تھا۔ مجذوب علیہ الرحمۃ خوش ہوتے تو کھلکھلا کر ہنستے، عالم غضب میں ہوتے تو آنے والوں کو مجذوبانہ الفاظ سے نوازتے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے اپنے خاندان کے بزرگوں سے جب ان کی شہرت سنی تو آپ کے دل میں ان کی ملاقات کا شوق پیدا ہوا تو دس برس کی عمر میں تن تنہا ایک بڑے معمر مجذوب کی خدمت میں پہنچ گئے۔ پورا واقعہ اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ کی زبان فیض ترجمان سے سنئے:

''بریلی میں ایک مجذوب بشیر الدین صاحب اخوندزادہ کی مسجد میں رہا کرتے تھے جو کوئی ان کے پاس جاتا کم سے کم پچاس گالیاں سناتے، مجھے ان کی خدمت میں حاضر ہونے کا شوق ہوا۔ میرے والد ماجد قدس سرہٗ کی ممانعت کہ کہیں باہر بغیر آدمی کے ساتھ لیے نہ جانا، ایک روز رات کے گیارہ بجے اکیلا ان کے پاس پہنچا اور فرش پر جا کر بیٹھ گیا۔ وہ حجرہ میں چارپائی پر

بیٹھے تھے مجھ کو بغور پندرہ بیس منٹ تک دیکھتے رہے۔ آخر مجھ سے پوچھا صاحبزادہ! تم مولوی رضا علی خان صاحب کے کون ہو۔ میں نے کہا میں ان کا پوتا ہوں، فوراً وہاں سے جھپٹے اور مجھ کو اٹھا کر لے گئے اور چارپائی کی طرف اشارہ فرمایا۔ آپ یہاں تشریف رکھئے۔ پوچھا کیا مقدمہ کے لئے آئے ہو۔ میں نے کہا مقدمہ تو ہے لیکن میں اس لیے نہیں آیا ہوں، میں صرف دعائے مغفرت کے واسطے حاضر ہوا ہوں۔ قریب آدھے گھنٹے تک برابر کہتے رہے، اللہ کرم کرے، اللہ کرم کرے، اللہ کرم کرے، اللہ رحم کرے اس کے بعد میرے منجھلے بھائی (مولوی حسن رضا خان صاحب مرحوم) ان کے پاس مقدمہ کی غرض سے حاضر ہوئے۔ ان سے خود ہی پوچھا کیا مقدمہ کے لیے آئے ہو۔ انہوں نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا مولوی صاحب سے کہنا، قرآن شریف میں یہ بھی تو ہے نصر من اللہ و فتح قریب، بس دوسرے ہی دن مقدمہ فتح ہو گیا۔'' (۱۹)

﴿۲﴾ حضرت سیدی موسیٰ سہاگ علیہ الرحمہ

احمد آباد کے مشہور مجذوب حضرت سیدی موسیٰ سہاگ علیہ الرحمۃ کے مزار پر انوار پر اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمۃ حاضر ہوئے، ان کی کرامات کا مشاہدہ کیا اور پھر ایک مجلس میں زبان فیض ترجمان سے یوں فرمایا:

''حضرت سیدی موسیٰ سہاگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشہور مجاذیب سے تھے، احمد آباد میں مزار شریف ہے، میں زیارت سے مشرف ہوا ہوں، زنانہ وضع رکھتے تھے۔ ایک بار قحط شدید پڑا، بادشاہ وقاضی واکابر جمع ہوکر حضرت کے پاس دعاء کے لیے گئے، انکار فرماتے رہے کہ میں کیا دعا کے قابل ہوں، جب لوگوں کی آہ وزاری حد سے گزری، ایک پتھر اٹھایا اور دوسرے ہاتھ کی چوڑیوں کی طرف لائے اور آسمان کی جانب منہ اٹھا کر فرمایا: مینہ بھیجئے یا اپنا سہاگ لیجئے۔ یہ کہنا تھا کہ گھٹائیں پہاڑ کی طرح امڈیں اور جل تھل بھر دیئے۔ ایک دن نماز جمعہ کے وقت بازار میں جا رہے تھے، ادھر سے قاضی شہر کہ جامع مسجد کو جاتے تھے آئے، انہیں دیکھ کر امر بالمعروف کیا کہ یہ وضع مردوں کو حرام ہے، مردانہ لباس پہنئے اور نماز کو چلئے، اس پر انکار ومقابلہ نہ کیا۔ چوڑیاں اور زیور اور زنانہ لباس اتار کر مسجد کو ہولئے، خطبہ سنا، جب جماعت قائم ہوئی اور امام نے تکبیر تحریمہ کہی، اللہ اکبر سنتے ہی ان کی حالت بدلی، فرمایا: اللہ اکبر میرا خاوند حی لا یموت ہے کہ کبھی نہ مرے گا اور یہ مجھے بیوہ کیے دیتے ہیں۔ اتنا کہنا تھا کہ سر سے پاؤں تک وہی سرخ لباس تھا اور وہی چوڑیاں، اندھی تقلید کے طور پر ان کے مزار کے بعض مجاوروں کو دیکھا کہ اب تک بالیاں کڑے جوشن پہنتے ہیں، یہ گمراہی ہے۔ صوفی صاحب تحقیق اور ان کا مقلد زندیق۔'' (۱۱)

﴿۳﴾ مجذوب الاولیاء چپ شاہ میاں علیہ الرحمۃ

مجذوب الاولیاء چپ شاہ میاں علیہ الرحمۃ کا اصل نام شاہ عبدالوحید خان علیہ الرحمۃ ہے۔ آپ پر ہر وقت جذب طاری رہتا تھا۔ کسی سے بات چیت نہیں کرتے تھے اسی لیے ''چپ شاہ میاں'' کے نام سے معروف ہوئے۔ آپ پیلی بھیت کے مشہور ومعروف بزرگ ہیں آپ کا مزار بھی پیلی بھیت ہی میں ہے حضرت چپ شاہ علیہ الرحمۃ سٹول کے پاکھڑ کے قریب محلہ ڈوری لال میں جامن کے درخت کے نیچے برہنہ جذب کی حالت میں پڑے رہتے تھے۔ قریب میں آگ سلگتی رہتی تھی۔ ہر وقت ''چپ'' رہتے تھے۔ ایک روز چپ شاہ میاں علیہ الرحمۃ کھڑے ہوکر بلند آواز سے فرمانے لگے ''ہے کوئی، ہے کوئی، ہے کوئی'' اتنے میں ایک شخص ان کے پاس آ پہنچا۔ اس نے کہا، میاں کیا ہے؟ فرمایا، میں برہنہ ہوں، ستر کھلا ہوا ہے ایک مرد حق آ رہا ہے جلدی سے کوئی کپڑا لاؤ کہ میں اپنے ستر کو چھپاؤں، اس شخص نے کمبل لا کر دے دیا، آپ نے اس کمبل کو اوڑھ لیا اور اپنا ستر چھپا لیا اور کھڑے ہوگئے کسی کے انتظار میں کہ اتنی دیر میں ایک پالکی آئی جس میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ تشریف لا رہے تھے۔ پالکی جب قریب پہنچی تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا پالکی روک دی جائے۔ ولی اللہ کی خوشبو آ رہی ہے، پالکی

رکی۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ پالکی میں سے اتر کر چپ شاہ میاں علیہ الرحمۃ کی طرف چلے کہ چپ شاہ میاں صاحب علیہ الرحمۃ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی طرف دوڑے اور چپٹ گئے۔ معانقہ کے بعد بیس منٹ تک پشتو زبان میں گفتگو فرمائی۔ دونوں شخصیات کے درمیان جو گفتگو ہوئی وہ کسی کی سمجھ میں نہ آئی۔ پھر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ پالکی میں سوار ہوئے۔ جب پالکی چل دی تو چپ شاہ میاں علیہ الرحمۃ اپنی قیام گاہ پر آئے اور اس کمبل کو اتار کر پھینک دیا اور پھر ویسے ہی برہنہ ہو گئے۔

بہر تعظیم مجذوب چپ شہ میاں اوڑھیں کمبل ڈھکیں ستر کو بے گماں
ہوں کھڑے آپ کے واسطے محی دیں سیدی مرشدی شاہ احمد رضا
(۱۲)

(۲) مجذوب زمانہ حضرت دھوکا شاہ علیہ الرحمۃ

مجذوب زمانہ حضرت دھوکا شاہ علیہ الرحمۃ بریلی شریف کے مشہور بزرگ ہیں۔ آپ پر بھی اکثر جذب کی کیفیت طاری رہتی تھی۔

۱۳۱۶ھ کا واقعہ ہے کہ حضرت دھوکا شاہ علیہ الرحمۃ، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی بارگاہ میں تشریف لائے اور فرمانے لگے۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت زمین پر نظر آرہی ہے، آسمان پر نظر نہیں آتی، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا حضور پرنور شہنشاہ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت جس طرح زمین پر ہے اسی طرح آسمان پر بھی۔ اس کے بعد حضرت دھوکا شاہ علیہ الرحمۃ نے پھر عرض کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت زمین پر نظر آرہی ہے، آسمان پر نظر نہیں آتی۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے پھر فرمایا کسی کو نظر آئے یا نہ آئے لیکن میرے آقا شہنشاہ دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت بحر وبر، خشک وتر، برگ وثمر، شجر وحجر، شمس وقمر زمین وآسمان ہر شے پر ہر جگہ جاری تھی، جاری ہے اور جاری رہے گی۔ یہ جواب سن کر حضرت دھوکا شاہ علیہ الرحمۃ چلے گئے۔ حضور مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمۃ کی عمر شریف اس وقت 6 سال کی تھی، آپ کوٹھے پر تشریف فرما تھے کچھ دیر کے بعد کوٹھے پر سے گر پڑے۔ والدہ صاحبہ نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کو آواز دی اور فرمایا تم ابھی ایک مجذوب سے الجھے اور وہ مجذوب شاید غصے میں چلے گئے، دیکھو جبھی تو یہ مصطفیٰ رضا کوٹھے پر سے گر پڑے، مجذوبوں سے الجھنا نہیں چاہیے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا مصطفیٰ رضا کوٹھے پر سے گرے تو لیکن چوٹ نہیں لگی ہوگی دیکھا تو حضرت مسکرا رہے تھے۔ پھر فرمایا مولیٰ تعالیٰ جل وعلیٰ اگر ایسے

ایسے مصطفیٰ رضا ہزار عطا فرمائے تو خدا کی قسم ان سب کو شریعت مطہرہ پر قربان کر سکتا ہوں لیکن شریعت مطہرہ پر کوئی حرف نہ آنے دوں گا۔ پھر فرمایا یہ مجذوب تو فقیر کے پاس اپنی اصلاح کے لئے تشریف لاتے ہیں اور یہ کام فقیر کے سپرد ہے۔ حضرت دھوکا شاہ صاحب علیہ الرحمۃ زمین کی سیر فرما چکے تھے اب آسمان کی سیر فرمانے جارہے تھے لہٰذا اس نظر کی ضرورت تھی جس سے حضور شہنشاہ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اختیارات آسمان پر بھی ملاحظہ فرماتے۔ اس لیے فقیر کے پاس تشریف لائے وہ نظر ان کو عطا کر دی گئی۔ کچھ دیر کے بعد حضرت دھوکا شاہ صاحب علیہ الرحمۃ دوبارہ پھر تشریف لائے اور لپکتے ہوئے اعلیٰ حضرت کی طرف بڑھ کر معانقہ کیا اور پیشانی چوم لی پھر فرمایا خدا کی قسم جس طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت زمین پر ہے اسی طرح آسمان پر بھی بلکہ ہر جگہ ہر شے پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت دیکھ رہا ہوں۔ آپ کے طفیل اب آسمان پر بھی حضور علیہ السلام کی حکومت نظر آرہی ہے۔ (۱۳)

طوطیِ ہند مفتی نانپارہ حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد رجب علی صاحب تلمیذ وخلیفہ مفتی اعظم ہند کا بیان ہے کہ حاجی حمایت اللہ صاحب بریلوی نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا کہ بریلی کے مشہور ومعروف بزرگ قطب وقت حضرت دھوکا شاہ صاحب علیہ الرحمۃ جب کہیں تشریف لے جاتے راستے میں بچے ملتے تو دعا کیلئے عرض کرتے۔ میاں پاس ہونے کی دعا کر دیجئے تو حضرت دھوکا شاہ صاحب فرماتے جاؤ فیل ہو جاؤ گے۔ یہ سن کر بچے ملول ہوتے پریشان ہوتے تو پھر بلاتے اور فرماتے میرا نام دھوکا شاہ ہے جس کو کہہ دیا پاس ہو جاؤ گے وہ فیل ہو گیا اور جس کو کہہ دیا فیل ہو جاؤ گے تو وہ پاس ہو گیا، جن کا عالم یہ تھا کہ جب وصال کا وقت آیا تو ایک روز پہلے بہشتی کو پیسے دے

آئے، قبر کھودنے والے کو پیسے دے آئے، گھڑے والے کو پیسے دے آئے، کفن والے کو، تختے والے کو پیسے دے آئے۔ حاجی حمایت اللہ صاحب کے مکان پر رہتے تھے، رات کو تقریباً دو بجے وصال فرمایا، گھر والوں کو بھی خبر نہیں صبح کو فجر سے پہلے محلّہ سوداگران سے پیدل چل کر محلّہ ذخیرہ اعلیٰ حضرت تشریف لے گئے۔ حاجی حمایت اللہ صاحب کے مکان کی کنڈی کھٹکھٹائی۔ حاجی صاحب باہر آئے دیکھا کہ اعلیٰ حضرت تشریف لائے ہیں تو قدم بوس ہوئے اور عرض کیا کہ حضور اس وقت کیسے تکلیف فرمائی، اعلیٰ حضرت نے فرمایا تم کو کچھ خبر بھی ہے حضرت دھوکا شاہ صاحب نے پردہ فرمالیا۔ حاجی صاحب نے گھر میں جا کر جو دیکھا تو دھوکا شاہ صاحب وصال فرما چکے۔ اللہ اکبر، وصال فرمایا۔ حضرت دھوکا شاہ صاحب کے گھر میں گھر والوں کو بھی خبر نہیں اور اعلیٰ حضرت سوداگری محلے میں رہ کر باخبر ہیں، سبحان اللہ یہ ہیں اللہ والے رہتے ہیں کہیں دیکھتے ہیں کہیں۔ (۱۴)

۵۵۔ مجذوب دوراں دینا میاں پیلی بھیتی علیہ الرحمۃ

مجذوب دوراں دینا میاں پیلی بھیتی علیہ الرحمۃ کا شمار بھی نامور مجاذیب میں ہوتا ہے۔ آپ حضرت شاہ جی میاں صاحب علیہ الرحمۃ کے بہت زیادہ عقیدت مند تھے۔ ایک ایسا وقت آیا کہ حضرت شاہ جی میاں علیہ الرحمۃ نے آپ کو وفور محبت سے گلے سے لگالیا۔ اسی وقت آپ ازخود رفتہ ہوگئے۔ تارک الدنیا اور صاحب خدمت ہوگئے۔ گھر بار چھوٹ گیا۔ شاہ جی میاں علیہ الرحمۃ کے وصال کے بعد صاحب خدمت ہوکر بریلی چلے گئے۔ بریلی کے لوگ آپ کے بڑے معتقد تھے اور آپ کی بڑی خدمت کرتے تھے مگر آپ کسی شہر میں کہیں مستقل نہ ٹھہرتے تھے۔

مجذوب دوراں دینا میاں پیلی بھیتی علیہ الرحمۃ جب سوداگری محلہ کی گلیوں سے گزرتے تو ہر طرف دیکھتے بھالتے گھبراتے ہوئے نکل جاتے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا سامنا نہ ہوجائے ان کی اس قدر احتیاط سے انداز ہوتا ہے کہ وہ اعلیٰ حضرت کے سامنے آنا نہیں چاہتے تھے۔

ایک روز مولانا حسنین رضا خان علیہ الرحمۃ نے دینا میاں علیہ الرحمۃ سے عرض کیا کہ اعلیٰ حضرت قبلہ علیہ الرحمۃ اس وقت باہر پھاٹک میں تشریف فرما ہیں۔ چلئے آپ کو ان سے ملالائیں آپ اپنی کچی زبان سے انکار کرتے رہے کہ:

''میں نائے جانگو'' جب ان سے زیادہ اصرار ہوا تو بولے:

''مولوی رجا احمد کھان شرے کے بلی
ہیں میں وا کے اگیلا ہرگز نائے جانگو میری
پچھ کھلے بھئے ہیں۔''

یعنی: مولوی مولوی احمد رضا ان علیہ
الرحمۃ پابند شرع ولی ہیں میں ان کے
سامنے ہرگز نہ جاؤں گا میرا ستر کھلا ہوا
ہے۔'' (۱۵)۔

مجذوب دینا میاں علیہ الرحمۃ نے ایک مرتبہ ٹرین کو اپنی کرامت سے روک دیا تھا۔ شہر بریلی کے ہندو اور مسلمان سبھی ان کے نام سے واقف ہیں۔ ایک دن ان کا گزر محلہ سوداگران میں ہوا جب وہ اعلیٰ حضرت کی مسجد کے سامنے پہنچے تو آپ کاشانۂ اقدس سے تشریف لارہے تھے۔ دینا میاں آپ کو دیکھ کر بھاگے اور ایک گلی میں جاکر چھپ گئے۔ لوگوں نے کہا میاں کیوں بھاگتے پھرتے ہو۔ فرمایا کہ بابا مولوا آوت ہے۔ لوگ بولے کہ مولوی صاحب آرہے ہیں تو کیا ہوا، تو گھٹنوں پر ہاتھ کر فرمایا ''پھرج کھلے بھئے'' یعنی قابل ستر جسم کا حصہ کھلا ہوا ہے لہٰذا ایسی حالت میں ایک عظیم المرتبت پیشوائے طریقت کے سامنے جانا اس کے احترام کےخلاف ہے۔ (۱۶)

ﷺ مہائم شریف کے ایک مجذوب علیہ الرحمۃ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اپنے ممتاز خلیفہ عید السلام مولانا محمد عبد السلام جبل پوری علیہ الرحمۃ کی دعوت پر ایک بار جبل پور تشریف لے گئے وہاں مہائم شریف کے ایک مجذوب کی شہرت سنی تو ان سے ملاقات کا اشتیاق ہوا۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ عید السلام مولانا محمد عبد السلام علیہ الرحمۃ اور ان کے صاحبزادے مفتی محمد برہان الحق علیہ الرحمۃ مجذوب کی خدمت میں پہنچ گئے۔ اس ایمان افروز ملاقات کی روداد خلیفۂ اعلیٰ حضرت مفتی محمد برہان الحق جبل پوری علیہ الرحمۃ کی زبانی سنئے:

''ایک روز اعلیٰ حضرت نے والد ماجد (مولانا محمد عبد السلام جبل پوری) سے فرمایا''آج عصر کے بعد ایک مجذوب بزرگ کی زیارت کیلئے باندرہ چلنا ہے۔ واپسی میں مغرب مہائم شریف میں ادا کرکے دعوت ہے۔ آپ عصر سے پہلے آجائیں۔''
ہم لوگ حسب ارشاد عصر کے وقت حاضر ہوگئے اور اعلیٰ حضرت کے ساتھ باندرہ پہنچے۔ مسجد کے مشرق کی جانب ایک ٹین کے ہال کے باہر بڑا مجمع تھا۔ اعلیٰ حضرت کو دیکھ مجمع نے راستہ دیا۔ حضرت کے پیچھے ہم لوگ ہال میں داخل ہوئے۔ تخت پر ایک بزرگ عمامہ باندھے پیر تخت سے لٹکائے بیٹھے ہیں۔ دلائل الخیرات شریف دونوں ہاتھ سے آنکھوں کے بالکل متصل پڑھنے میں مصروف ہیں۔ اعلیٰ حضرت کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کتاب بند کردی۔ اعلیٰ حضرت سے مصافحہ کرتے ہوئے کچھ فرمایا جو میں سمجھ نہ سکا، ہم سب قدم بوسی کرچکے تھے تو ہم سب کو ایک بڑے ہال میں بٹھایا گیا۔ پورا ہال بھرا ہوا تھا۔ چند منٹ بعد وہاں کے منتظم خاص حاجی قاسم آئے۔ اعلیٰ حضرت سے

عرض کیا'' جو لوگ مجذوب صاحب کی زیارت کو آتے ہیں ان کیلئے چاء، کافی، قہوہ تیار رہتا ہے۔ حضرت جو فرماتے ہیں پلایا جاتا ہے۔ آپ حضرات کیلئے دریافت کیا گیا تو فرمایا چاء، کافی، قہوہ میں سے جو حضور فرمائیں وہ اس وقت پلایا جائے۔''

اعلیٰ حضرت نے فرمایا، بزرگ نے چاء، کافی، قہوہ تینوں کا نام لیا ہے اس لیے تینوں کو ملا کر پلایا جائے چنانچہ ایک بڑے سماور میں تینوں کو ملا کر پلایا گیا۔ ان دنوں بڑے پیالے چلتے تھے بھر بھر دیئے گئے۔ رنگ دیکھا تو کراہت ہوئی مگر لب سے لگایا تو اتنا لذیذ پایا کہ پورا پیالہ صاف کردیا۔

والد ماجد (مولانا محمد عبد السلام جبل پوری) نے مجھے آہستہ سے ہدایت فرمائی کہ واپسی کے وقت حضرت کے پیچھے رہنا اور بزرگ کی قدم بوسی کرکے اپنے لیے دعا کی درخواست کرنا۔ واپسی کے وقت میں اعلیٰ حضرت کے پیچھے رہا، جب حضرت مصافحہ کرکے آگے بڑھے، میں نے ان کے قدم پکڑ کر عرض کیا،'' میرے لیے دعائے خیر فرمایئے!'' بزرگ نے میری پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا، سندھی الفاظ تھے اور اعلیٰ حضرت کی طرف اشارہ کیا:

''اس کے پیچھے چلتا جا، تیرے پیچھے سب چلیں گے۔''

ہم جب واپسی کیلئے گاڑی پر سوار ہوئے، میں اعلیٰ حضرت اور والد ماجد کے درمیان بیٹھا تھا، اعلیٰ حضرت نے مجھ سے فرمایا:'' برہان میاں! آپ نے مجذوب سے کیا کہا تھا؟'' میں نے جو کہا تھا وہ اور اس کا جواب بتایا، اعلیٰ حضرت نے میری پیٹھ پر دست مبارک پھیرتے ہوئے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ تمہیں برہان الحق، برہان الدین، برہان السنۃ بنائے، آمین'' والد اور چچا نے آمین کہا۔'' (۱۷)

...ایک گمنام مجذوب علیہ الرحمۃ

حضرت مولانا رحیم بخش آروی علیہ الرحمۃ اپنے مدرسہ فیض الغرباء کے سالانہ جلسوں میں اکثر اپنے پیر و مرشد اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ کو دعوت دیتے تھے اور آپ حاضر ہوتے تھے۔ ایک بار آپ آرا کی واپسی میں بنارس کے اسٹیشن پر اتر پڑے اور تانگہ بلاکر سوار ہوکر نامعلوم مقام کیلئے روانہ ہوگئے۔ تھوڑی دیر کے بعد گیان والی مسجد کے قریب ایک مندر کے پاس ٹھہر گئے۔ اسی دوران ادھیڑ عمر کا ایک شخص بدن میں بھبھوت ملے ہوئے تیزی کے ساتھ چلتے ہوئے آپ کے پاس آیا اور کافی دیر تک دونوں ہمکلام رہے۔

اس کے بعد وہ شخص آبدیدہ ہوکر چلا گیا اور آپ بھی باچشم نم واپس لوٹ آئے۔ اعلیٰ حضرت کے خادم صوفی کفایت اللہ کہتے تھے کہ ان دونوں نے کس زبان میں باتیں کیں اور کیا باتیں کیں؟ میں کچھ سمجھ نہ سکا، اعلیٰ حضرت سے دریافت کیا کہ حضور یہ کون تھے؟ آپ نے فرمایا، حاجی صاحب، آم کھایئے پیڑ نہ شمار کیجئے۔ (۱۸)

مست دل مجذوب حق بھی تم سے باادب
اہل باطن کی نگاہوں میں ہو ایسے باوزن

﴿۸﴾ مجذوب کامل حضرت الحاج شاہ نعمت علی

خاکی بابا علیہ الرحمۃ

مجذوب کامل حضرت الحاج شاہ نعمت علی خاکی بابا علیہ الرحمۃ (م ۱۳۵۰ھ) گروہ مجاذیب میں تاجدار کی حیثیت رکھتے ہیں حالت کیف وجذب میں بھی شریعت مطہرہ کا پاس ولحاظ اس مرد قلندر کی کتابِ زندگی کا دل آویز عنوان ہے

۱۲۸۷ھ میں ددری گاؤں ضلع ستیامڑھی بہار میں آپ کی ولادت ہوئی آپ صرف چھ دن کے تھے آپ کی والدہ ماجدہ داغ مفارقت دے گئیں تو آپ کو خالہ محترمہ پنڈول بزرگ ضلع مظفر پور لے گئیں۔ اور یہیں نانا جان کے سایہ کرم میں آپ کی پرورش ہوئی۔ ابتدائی تعلیم پنڈول بزرگ کے مکتب میں حاصل کی بعد ازاں تقریباً بیس میل دور تورنستہ ضلع دربھنگہ کے مدرسہ میں داخل ہوئے۔

ایک دن مدرسہ عشق کے یہ طالب علم چھٹی لے کر گھر آرہے تھے۔ ابھی آپ نے آدھی منزل طے کی تھی کہ اچانک رحمت الٰہی کی گھٹا اٹھی اور آپ کے پورے وجود کو تر کر گئی پھر ایک نورانی صورت کے بزرگ ہاتھوں میں ایک تھیلی اٹھائے ظاہر ہوئے اور یہ فرماتے ہوئے ''بچہ تھیلی پکڑو'' تھیلی آپ کے ہاتھوں میں دے کر غائب ہوگئے۔ آپ وہ تھیلی لے کر کافی دیر تک اس نورانی بزرگ کا انتظار کرتے رہے۔ جب آپ وہ بزرگ دوبارہ نظر نہ آئے تو آپ نے اس تھیلی کو کھولا۔ تھیلی کو کھولنا تھا کہ آپ پر ایک وجد وکیف کی کیفیت طاری ہوگئی۔ بس پھر کیا تھا آپ ہمیشہ الجھے بال، پریشان حال اور پھٹے پرانے کپڑوں میں ہوتے مگر جو فرماتے وہ پورا ہوجاتا۔ جس پر نظر ڈال دیتے اس

کی زندگی میں انقلاب آجاتا اور اگر نگاہیں پھیر لیتے تو پھر تباہی اس کے لیے مقدر ہو جاتی۔

حضرت الحاج شاہ نعمت علی خاکی بابا علیہ رحمۃ اکثر جذب وکیف کے عالم میں رہتے مگر سیرت وکردار کا کوئی گوشہ شریعت سے متصادم نہ ہونے دیا۔ جذب وکیف کے عالم میں بھی نمازوں کو اپنے وقت پر ادا کرنا آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ سفر وحضر ہر جگہ نہایت پابندی سے نماز ادا فرماتے تھے۔

مجدد اسلام امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ سے آپ کے روابط کے آثار ملتے ہیں۔ آپ ان کے فتاویٰ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ شریعت پر آپ کی استقامت کا جلوہ دیکھنا ہو تو فتاویٰ رضویہ کی ورق گردانی فرمائیے۔ اس کے کئی حصوں میں آپ کے سوالات اور محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے شافی جوابات ملتے ہیں۔

جہاں کہیں آپ شک تردد کا شکار ہوئے فوراً فقیہ اسلام امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کی بارگاہ میں استفتاء ارسال کرتے اور ان کے فتاویٰ کی روشنی میں قدم اٹھاتے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے مشہور قول ''سچے مجذوب کی پہچان یہ ہے کہ شریعت مطہرہ کا کبھی مقابلہ نہ کرے گا'' کا کامل نمونہ تھے۔

۱۳ شعبان المعظم ۱۳۵۰ھ کو صبح صادق کے وقت فرض نماز کے آخری سجدہ میں آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

منہار ضلع حاجی پور میں دریائے گنگا کے کنارے آپ کا مزار پر انوار مرجع خلائق ہے۔ (۱۹)

حواشی وحوالے

1- ماہنامہ مہر وماہ لاہور ستمبر 1990ص 27

2- محمد عبداللہ خویشگی فرہنگ عامرہ مطبوعہ یوپی 1946ص 456

3- فرید الدین قادری صاحبزادہ: سندھ کے اکابرین قادریہ کی علمی ودینی خدمات مطبوعہ کراچی 1998ص 99

4- شاہ محمد عبدالصمد فریدی، خواجہ: اصطلاحات صوفیہ مطبوعہ لاہور ص133

5- شاہ خالد میاں فاخری، مولانا: اصطلاحات تصوف مطبوعہ کراچی ص76

6- محمد علی: مقامات زواریہ ص126

7- عبدالمصطفیٰ اعظمی، علامہ: نورانی تقریریں مطبوعہ کراچی 2001ص 173

8- محمد مصطفیٰ رضا خان نوری، مولانا: ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی مطبوعہ لاہور ص208

9- محمد مصطفیٰ رضا خان نوری، مولانا: ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی مطبوعہ لاہور ص345

10- محمد مصطفیٰ رضا خان نوری، مولانا: ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی مطبوعہ لاہور ص386

11- محمد مصطفیٰ رضا خان نوری، مولانا: ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی مطبوعہ لاہور ص208

12- محمد امانت رسول قادری، مولانا : تجلیات امام احمد رضا مطبوعہ کراچی 1987ء ص 47
13- محمد امانت رسول قادری، مولانا : تجلیات امام احمد رضا مطبوعہ کراچی 1987ء ص 49
14- محمد امانت رسول قادری، مولانا : تجلیات امام احمد رضا مطبوعہ کراچی 1987ء ص 50
15- حسنین رضا خان بریلوی، مولانا : سیرت اعلیٰ حضرت وکرامات مطبوعہ لاہور ص 99
16- بدرالدین احمد قادری، مولانا : امام احمد رضا اور ان کے مخالفین مطبوعہ لاہور 1985ء ص 338
17- محمد برہان الحق جبل پوری، مولانا : اکرام امام احمد رضا مطبوعہ لاہور 1981ء ص 80
18- سہ ماہی افکار رضا ممبئی جنوری تا مارچ 2001ء ص 26
19- سالنامہ یادگار رضا ممبئی 1999ء ص 94 تا 98

عرض کیا" جو لوگ مجذوب صاحب کی زیارت کو آتے ہیں ان کیلئے چا،، کافی، قہوہ تیار رہتا ہے۔ حضرت جو فرماتے ہیں پلایا جاتا ہے۔ آپ حضرات کیلئے دریافت کیا گیا تو فرمایا چا،، کافی، قہوہ میں سے جو حضور فرمائیں وہ اس وقت پلایا جائے۔"

اعلیٰ حضرت نے فرمایا، بزرگ نے چا،، کافی، قہوہ تینوں کا نام لیا ہے اس لیے تینوں کو ملا کر پلایا جائے چنانچہ ایک بڑے سماوار میں تینوں کو ملا کر پلایا گیا۔ ان دنوں بڑے پیالے چلتے تھے بھر بھر دیئے گئے۔ رنگ دیکھا تو کراہت ہوئی مگر لب سے لگایا تو اتنا لذیذ پایا کہ پورا پیالہ صاف کر دیا۔

والد ماجد (مولانا محمد عبدالسلام جبل پوری) نے مجھے آہستہ سے ہدایت فرمائی کہ واپسی کے وقت حضرت کے پیچھے رہنا اور بزرگ کی قدم بوسی کر کے اپنے لیے دعا کی درخواست کرنا۔ واپسی کے وقت میں اعلیٰ حضرت کے پیچھے رہا، جب حضرت مصافحہ کر کے آگے بڑھے، میں نے ان کے قدم پکڑ کر عرض کیا،" میرے لیے دعائے خیر فرمائیے!" بزرگ نے میری پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا، سندھی الفاظ تھے اور اعلیٰ حضرت کی طرف اشارہ کیا:

"اس کے پیچھے چلتا جا، تیرے پیچھے سب چلیں گے۔"

ہم جب واپسی کیلئے گاڑی پر سوار ہوئے، میں اعلیٰ حضرت اور والد ماجد کے درمیان بیٹھا تھا، اعلیٰ حضرت نے مجھ سے فرمایا:" برہان میاں! آپ نے مجذوب سے کیا کہا تھا؟" میں نے جو کہا تھا وہ اور اس کا جواب بتایا، اعلیٰ حضرت نے میری پیٹھ پر دست مبارک پھیرتے ہوئے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ تمہیں برہان الحق، برہان الدین، برہان السنۃ بنائے، آمین" والد اور چچا نے آمین کہا۔" (۱۷)

...ایک گمنام مجذوب علیہ الرحمتہ

حضرت مولانا رحیم بخش آروی علیہ الرحمۃ اپنے مدرسہ فیض الغرباء کے سالانہ جلسوں میں اکثر اپنے پیرومرشد اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ کو دعوت دیتے تھے اور آپ حاضر ہوتے تھے۔ ایک بار آپ آرا کی واپسی میں بنارس کے اسٹیشن پر اتر پڑے اور تانگہ بلا کر سوار ہو کر نامعلوم مقام کیلئے روانہ ہوگئے۔ تھوڑی دیر کے بعد گیان والی مسجد کے قریب ایک مندر کے پاس ٹھہر گئے۔ اسی دوران ادھیڑ عمر کا ایک شخص بدن میں بھبھوت ملے ہوئے تیزی کے ساتھ چلتے ہوئے آپ کے پاس آیا اور کافی دیر تک دونوں ہمکلام رہے۔

اس کے بعد وہ شخص آبدیدہ ہو کر چلا گیا اور آپ بھی باچشم نم واپس لوٹ آئے۔

اعلیٰ حضرت کے خادم صوفی کفایت اللہ کہتے تھے کہ ان دونوں نے کس زبان میں باتیں کیں اور کیا باتیں کیں؟ میں کچھ سمجھ نہ سکا، اعلیٰ حضرت سے دریافت کیا کہ حضور یہ کون تھے؟ آپ نے فرمایا، حاجی صاحب، آم کھایئے پیڑ نہ شمار کیجئے۔ (۱۸)

مست دل مجذوب حق بھی تم سے باادب
اہل باطن کی نگاہوں میں ہو ایسے باوزن

﴿۸﴾ مجذوب کامل حضرت الحاج شاہ نعمت علی خاکی بابا علیہ الرحمۃ

مجذوب کامل حضرت الحاج شاہ نعمت علی خاکی بابا علیہ الرحمۃ (م ۱۳۵۰ھ) گروہ مجاذیب میں تاجدار کی حیثیت رکھتے ہیں حالت کیف وجذب میں بھی شریعت مطہرہ کا پاس ولحاظ اس مرد قلندر کی کتاب زندگی کا دل آویز عنوان ہے

۱۲۸۷ھ میں ددری گاؤں ضلع سیتامڑھی بہار میں آپ کی ولادت ہوئی آپ صرف چھ دن کے تھے آپ کی والدہ ماجدہ داغ مفارقت دے گئیں تو آپ کو خالہ محترمہ پنڈول بزرگ ضلع مظفر پور لے گئیں۔ اور یہیں نانا جان کے سایہ کرم میں آپ کی پرورش ہوئی۔ ابتدائی تعلیم پنڈول بزرگ کے مکتب میں حاصل کی بعد ازاں تقریباً بیس میل دور تورنسہ ضلع دربھنگہ کے مدرسہ میں داخل ہوئے۔

ایک دن مدرسہ عشق کے یہ طالب علم چھٹی لے کر گھر آرہے تھے۔ ابھی آپ نے آدھی منزل طے کی تھی کہ اچانک رحمت الٰہی کی گھٹا اٹھی اور آپ کے پورے وجود کو تر کر گئی پھر ایک نورانی صورت کے بزرگ ہاتھوں میں ایک تھیلی اٹھائے ظاہر ہوئے اور یہ فرماتے ہوئے ''بچہ تھیلی پکڑو'' تھیلی آپ کے ہاتھوں میں دے کر غائب ہوگئے۔ آپ وہ تھیلی لے کر کافی دیر تک اس نورانی بزرگ کا انتظار کرتے رہے۔ جب آپ وہ بزرگ دوبارہ نظر نہ آئے تو آپ نے اس تھیلی کو کھولا۔ تھیلی کو کھولنا تھا کہ آپ پر ایک وجد وکیف کی کیفیت طاری ہوگئی۔ بس پھر کیا تھا آپ ہمیشہ الجھے بال، پریشان حال اور پھٹے پرانے کپڑوں میں ہوتے مگر جو فرماتے وہ پورا ہو جاتا۔ جس پر نظر ڈال دیتے اس

کی زندگی میں انقلاب آجاتا اور اگر نگاہیں پھیر لیتے تو پھر تباہی اس کے لیے مقدر ہوجاتی۔

حضرت الحاج شاہ نعمت علی خاکی بابا علیہ رحمۃ اکثر جذب وکیف کے عالم میں رہتے مگر سیرت وکردار کا کوئی گوشہ شریعت سے متصادم نہ ہونے دیا۔ جذب وکیف کے عالم میں بھی نمازوں کو اپنے وقت پر ادا کرنا آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ سفر وحضر ہر جگہ نہایت پابندی سے نماز ادا فرماتے تھے۔

مجدد اسلام امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ سے آپ کے روابط کے آثار ملتے ہیں۔ آپ ان کے فتاویٰ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ شریعت پر آپ کی استقامت کا جلوہ دیکھنا ہو تو فتاویٰ رضویہ کی ورق گردانی فرمایئے۔ اس کے کئی حصوں میں آپ کے سوالات اور محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے شافی جوابات ملتے ہیں۔

جہاں کہیں آپ شک تردد کا شکار ہوئے فوراً فقیہ اسلام امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کی بارگاہ میں استفتاء ارسال کرتے اور ان کے فتاویٰ کی روشنی میں قدم اٹھاتے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کے مشہور قول ''سچے مجذوب کی پہچان یہ ہے کہ شریعت مطہرہ کا کبھی مقابلہ نہ کرے گا'' کا کامل نمونہ تھے۔

۱۳ شعبان المعظم ۱۳۵۰ھ کو صبح صادق کے وقت فرض نماز کے آخری سجدہ میں آپ اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔

منہار ضلع حاجی پور میں دریائے گنگا کے کنارے آپ کا مزار پرانوار مرجع خلائق ہے۔ (۱۹)

حواشی وحوالے

1- ماہنامہ مہر وماہ لاہور ستمبر 1990ء ص 27

2- محمد عبداللہ خویشگی فرہنگ عامرہ مطبوعہ یوپی 1946ء ص 456

3- فرید الدین قادری صاحبزادہ: سندھ کے اکابرین قادریہ کی علمی ودینی خدمات مطبوعہ کراچی 1998ء ص 99

4- شاہ محمد عبدالصمد فریدی، خواجہ: اصطلاحاتِ صوفیہ مطبوعہ لاہور ص 133

5- شاہ خالد میاں فاخری، مولانا: اصطلاحات تصوف مطبوعہ کراچی ص 76

6- محمد علی: مقامات زواریہ ص 126

7- عبدالمصطفیٰ اعظمی، علامہ: نورانی تقریریں مطبوعہ کراچی 2001ء ص 173

8- محمد مصطفیٰ رضا خان نوری، مولانا: ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی مطبوعہ لاہور ص 208

9- محمد مصطفیٰ رضا خان نوری، مولانا: ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی مطبوعہ لاہور ص 345

10- محمد مصطفیٰ رضا خان نوری، مولانا: ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی مطبوعہ لاہور ص 386

11- محمد مصطفیٰ رضا خان نوری، مولانا: ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی مطبوعہ لاہور ص 208

-12 محمد امانت رسول قادری، مولانا : تجلیات امام احمد رضا مطبوعہ کراچی 1987ء ص47

-13 محمد امانت رسول قادری، مولانا : تجلیات امام احمد رضا مطبوعہ کراچی 1987ء ص49

-14 محمد امانت رسول قادری، مولانا : تجلیات امام احمد رضا مطبوعہ کراچی 1987ء ص50

-15 حسنین رضا خان بریلوی، مولانا : سیرت اعلیٰ حضرت وکرامات مطبوعہ لاہور ص99

-16 بدرالدین احمد قادری، مولانا : امام احمد رضا اور ان کے مخالفین مطبوعہ لاہور 1985ء ص338

-17 محمد برہان الحق جبل پوری، مولانا : اکرام امام احمد رضا مطبوعہ لاہور 1981ء ص80

-18 سہ ماہی افکار رضا ممبئی جنوری تا مارچ 2001ء ص26

-19 سالنامہ یادگار رضا ممبئی 1999ء ص94 تا 98

خاکساران جہاں رابحقارت منگر
توچہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

نہ دیکھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہوتو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں
(اقبال)

مدینے کے گدا دیکھے ہیں دنیا کے امام اکثر
بدل دیتے ہیں تقدیریں محمد ﷺ کے غلام اکثر
(اکبرالہ آبادی)